خرم مراد: ملت اسلامیہ کا ایک خادم

سید راشد بخاری

اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں، اور اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں اپنے دین کی خدمت، اس کے پیغام کی سرفرازی و سربلندی، اور دیگر انسانوں کی راہنمائی کا ذریعہ بنا دیتے ہیں۔ تاریخ اسلامی کا دامن ایسے نفوس قدسیہ کے افکار و خدمات کے تذکروں سے مالا مال ہے، جنہوں نے انتہائی نامساعد حالات، بے خدا تہذیب کے زہر آلود نظریات اور بے کنارہ افکار و توہمات کے جھاڑ جھنکار میں اللہ کے خالص دین کو لوگوں تک پہنچایا، ان کی ذہنی پراگندگی کو دور کرنے کی سعی کی، دین پر دشمنوں کے حملوں کا مسکت جواب دیا اور محض اللہ کی رضا کے لیے، اسی کے فضل و کرم کے طفیل، اپنی جان کو اس کے کام میں کھپایا۔

اسلامی تحریک کے ایک راہنما اور ملت اسلامیہ کے ایک خادم خرم مراد (۱۹۳۲-۹۶ء) کی زندگی کے شب و روز پر ایک سرسری نظر بھی ڈالیں تو اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ بھی اللہ کے ان منتخب بندوں میں شامل تھے جن کے قلب و ذہن، دست و قلم اور جسم و جان کی قوتوں سے اللہ تبارک تعالیٰ نے افکار باطلہ کے رد اور ہزاروں انسانوں کو دین برحق کی طرف بلانے اور اس پر گامزن کرنے کا کام لیا۔ اس مضمون میں ان کے کردار و خدمات کا مفصل جائزہ مقصود نہیں ہے البتہ ان کی شخصیت کے اس پہلو اور ان کے کام کی اس جہت کا، اجمال کے ساتھ، تذکرہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جس کا تعلق مغرب میں اسلام کی ترویج و اشاعت، مغربی ممالک میں مسلم اقلیتوں، تنظیموں (خصوصیت سے جن تنظیموں کو عالمی تحاریک اسلامی کا حصہ قرار دیا جا سکتا ہے) کو منظم کرنے، ان کے درمیان موثر رابطے اور تعاون کی کوششیں کرنے، اور مغربی تہذیب کے قلب میں دین اسلام

کے پودے کی آبیاری کرنے سے ہے۔

خرم مراد بلحاظ پیشہ ایک انجینئر تھے، امریکہ کا پہلا سفر بھی انہوں نے ۱۹۵۷ء میں انجینئرنگ میں اعلیٰ تعلیم (MS) کے حصول کے لیے کیا۔ انہیں یونیورسٹی آف مِنی سوٹا، (ریاست مِنی سوٹا، امریکہ) میں میرٹ وظیفہ ملا تھا۔ چونکہ دین کی ترویج و اشاعت کے کام کو دورِ طالب علمی میں ہی انہوں نے اپنا مقصد حیات بنالیا تھا اس لیے مِنی سوٹا یونیورسٹی میں بھی انہوں نے عیسائی مشنریوں سے اسلام اور عیسائیت پر مکالمات کیے، وہاں کے گرجا گھروں اور سماجی تقریبات میں شرکت کی اور اسلام اور پاکستان کے بارے میں تقاریر کیں۔ وہاں ''اسلامک کلچرل سوسائٹی'' اور ''پاکستان اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن'' میں فعال کردار ادا کیا۔ بلکہ وہاں ان کی رہائش گاہ کو اہل وطن نے ''پاکستان ہاؤس'' کا نام دیا۔ آپ مارچ ۱۹۵۹ء میں تعلیم مکمل کر کے وطن واپس لوٹ آئے۔

۱۹۷۷ء تک متعدد بار کبھی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے تحت اور کبھی مسلمان تنظیموں کی دعوت پر، آپ نے مشرق وسطیٰ اور کئی یورپی ممالک کا سفر کیا لیکن درحقیقت مغرب میں دل جمعی سے اسلام کی خدمت کرنے کا موقع آپ کو اس وقت ملا جب آپ اپنی کمپنی (ACE) سے طویل رخصت لے کر ۱۹۷۷ء میں برطانیہ منتقل ہو گئے اور اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر جیسے بلند پایہ، دینی، علمی اور اشاعتی ادارے سے وابستگی اختیار کی۔ فاؤنڈیشن کے بانی چیئرمین پروفیسر خورشید احمد ہیں۔ وہ اور خرم مراد دیرینہ ساتھی، قابل اعتماد رفیق اور مشترکہ نصب العین (دین کی سربلندی) کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے رہے۔

۱۹۸۰ء میں فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے خرم مراد نے اس ادارے کے فروغ، توسیع اور استحکام کا منصوبہ بنایا۔ خرم مراد نہ صرف گہری دینی بصیرت، علمی و تحقیقی مزاج، دعوت دین کی جدوجہد میں پیش قدمی، بلند نگاہی اور وسیع المشربی کی خصوصیات کے حامل انسان تھے بلکہ آپ کی خصوصی دلچسپی کارکنوں کے تزکیہ و تربیت، تنظیم و تدبیر اور ادارہ سازی کی طرف تھی۔

آپ عصری تقاضوں سے بھی کماحقہ، آگاہ اور اسی مناسبت سے ادارہ سازی کے قائل تھے۔ فاؤنڈیشن کی توسیع کے وقت بھی آپ نے ان تمام سوالات کو پیش نظر رکھا جو تہذیب مغربی کے دامن میں اسلام کی توسیع و اشاعت، وہاں مسلمانوں کے امیج کو بہتر بنانے، غیر مسلموں کے ساتھ روابط، ان تک دعوت و تبلیغ اور ان کے تصور اسلام کے بگاڑ کو درست کرنے کے لیے بہترین حکمت عملی وضع کرنے کا تقاضا کرتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ دیار مغرب میں اسلام کی دعوت کی کیا ترجیحات ہوں؟ اس کے اجزائے ترکیبی کیا ہوں؟ کس معیار کی مطبوعات اور لٹریچر کی ضرورت ہے؟ اس کے مطالبات ہر ہر سطح پر کیا ہوں گے؟ اور اس ہمہ گیر مشن کے نفاذ کے لیے کس طرح کے مردان کار مطلوب ہیں؟

ایک اہم سوال آج کی بین المذہبی دنیا میں مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان مختلف سطحوں پر سماجی، معاشی، سیاسی اور تہذیبی تعلقات اور ان کی نوعیت کا بھی ہے۔ خرم صاحب نے خاص طور پر برطانیہ کے ماحول میں ان روابط کو درست سمت میں پروان چڑھانے، آپس کی غلط فہمیوں کو رفع کرنے اور باہمی موافقت کے پہلو تلاش کرنے کے مقاصد کے تحت فاؤنڈیشن میں ''عیسائی مسلم تعلقات'' کا شعبہ قائم کیا۔ اس شعبے کے تحت مختلف ممالک میں عیسائی مشنریز کی سرگرمیوں، طریقہ کار، فنڈز کے حصول اور خرچ وغیرہ پر مشاہداتی دوروں اور مطالعہ و تحقیق کے بعد مربوط رپورٹیں شائع کی گئیں۔ عیسائی لٹریچر پر مسلمانوں کی علمی راہنمائی کے لیے ببلوگرافی بھی چھاپی گئی جس سے غیر مسلموں نے بھی استفادہ کیا۔ اس شعبہ کے تحت عیسائی مسلم تعلقات پر سرگرمیوں کا احاطہ کرنے کے لیے ایک بلیٹن *Focus* کے نام سے بھی شائع ہوتا رہا ہے۔

اسی طرح کمیونزم کے زوال اور سوویت یونین کا شیرازہ بکھرنے سے بھی بہت پہلے آپ وسط ایشیائی ریاستوں اور روس میں تحاریک اسلامی سے مربوط رابطے اور وہاں اسلامی فکر و عمل کی ترویج کی ضرورت کا ادراک کر چکے تھے۔ چنانچہ فاؤنڈیشن میں وسط ایشیا پر باقاعدہ مطالعے کے

لیے خصوصی سیکشن کا قیام عمل میں آیا۔ اس سیکشن کے لیے خاص طور پر ایسے لوگوں کی خدمات حاصل کی گئیں جو روسی نظام تعلیم سے فارغ التحصیل تھے اور روسی زبان وادب، وہاں کے ذرائع ابلاغ اور لٹریچر سے معلومات اخذ کر سکتے تھے۔ اس منصوبے کے عملی فوائد اس وقت سامنے آئے جب وسط ایشیائی ریاستیں آزاد ہوئیں اور عالمی تحریک اسلامی کو نئے حالات و واقعات سے نبٹنا پڑا۔ فاؤنڈیشن کے سنٹرل ایشیاء سیکشن کے تحت ایک باقاعدہ بلیٹن ''سنٹرل ایشیاء بریف'' کے عنوان سے چھپتا رہا جو عصری صورت حال میں بڑا مفید ثابت ہوا اور بہت سے افراد اور جماعتوں نے اس سے مسلسل استفادہ کیا اور اپنی ضروریات کے تحت اس سے تراجم بھی کیے۔

نومسلموں کی علمی و معاشرتی ضرورتوں کے پیش نظر ان کی راہنمائی کے لیے بھی فاؤنڈیشن کا ایک شعبہ گراں قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کی تشکیل میں بھی خرم صاحب کی دقیقہ رس نگاہ کا بیش قدر حصہ ہے۔

فاؤنڈیشن نے خرم مراد صاحب کی نگرانی میں اسلام اور مسلمانوں سے متعلق دستاویزی مواد کی فراہمی، اس کے تجزیاتی مطالعے اور زیادہ سے زیادہ استفادے کا بھی خاص اہتمام کیا۔ انہوں نے مغرب میں اسلام کی صحیح تصویر کشی کے لیے مساجد، مکاتب، لائبریریوں کے قیام، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور مذاکرات کے ذریعے بھی اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لیے کوششیں کیں۔

خرم مراد صاحب کا ایک اور کارنامہ علمی انگریزی مجلّہ ''مسلم ورلڈ بک ریویو'' کا اجرا ہے۔ یہ رسالہ ۱۹۸۰ء سے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ مستشرقین اسلام کے مطالعے اور پھر اپنی تحریروں میں اس کی پیش کش میں جن تحفظات، تعصّبات اور اکثر اوقات جس بدنیتی کا مظاہرہ کرتے ہیں اس سے ہر پڑھا لکھا شخص آگاہ ہے۔ خرم صاحب کے ایک رفیق عبدالرحیم قدوائی ماہنامہ آئین لاہور کی خرم مراد صاحب پر اشاعت خاص (اکتوبر ۱۹۹۷ء) میں اپنے مضمون ''مسلم ورلڈ بک ریویو'' میں رقم طراز ہیں: ''مرحوم [خرم مراد] نے اس مجلّے کے ذریعے مستشرقین کے تعصّبات،

مغالطوں، ذہنی تحفظات کی پردہ کشائی اور ہر مسئلے پر اسلامی مؤقف کی پر اعتماد وکالت اور مغرب کے محاورۂ بیان میں اسلامی نقطہ نظر کی تشریح اور ترجمانی کی بنیاد ڈالی۔ اس مجلّے کے ہر شمارے میں ممتاز مغربی ناشروں اور دانش گاہوں کی اسلام اور مسلمانوں پر انگریزی میں مطبوعات پر سیر حاصل اور پر مغز تبصرہ ہوتا ہے۔ اس مجلّے کی علمی ساکھ کا یہ عالم ہے کہ اس میں موافقت کے پہلوؤں کو غیر مسلم ناشر اپنے حق میں اعلیٰ ترین سند گردانتے ہیں اور کتاب کے اگلے ایڈیشن کے سرورق پر بصد افتخار اسے درج کرتے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر اس مجلّے کا خوشگوار اور مثبت نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ اب کچھ عرصے سے ناشر اپنے مسودے فاؤنڈیشن کو طباعت سے قبل روانہ کر دیتے ہیں تاکہ اسلام سے متعلق کوئی مضحکہ خیز غلطی یا دانستہ غلط بیانی اشاعت میں نہ در آئے۔'' (ص ۱۶۱-۱۶۲)

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا خرم مراد صاحب کی دلچسپی کا ایک خاص میدان نوجوان نسل کی تربیت، تزکیہ نفس اور حسن انتظام کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانا رہا ہے۔ ان کی اس دلچسپی کا ایک خاص شہکار برطانیہ میں مسلمان نوجوانوں کی تنظیم ''ینگ مسلمز'' کی تشکیل ہے۔ ان نوجوانوں کی تربیت کے لیے انہوں نے پورے برطانیہ کی تحریک اسلامی سے وابستہ نوجوانوں کی ایک منتخب تعداد کو ایک سال تک ہر مہینے ایک ہفتہ وار چھٹی ایک تربیتی پروگرام کے لیے وقف کرنے پر آمادہ کیا۔ اس تربیتی پروگرام میں مطالعہ قرآن و حدیث، اسلامی تحریک کی تاریخ، مغربی افکار اور مغربی تہذیب، سیاست، معاشیات، اخلاق، فلسفہ، عربی زبان، معاملات کو سلجھانا (Problem Solving) اور تقریر و تحریر کی صلاحیتیں پیدا کرنا شامل تھا تاکہ انہیں اسلامی قیادت کے مشکل معیار اور مستقبل کی ذمہ داریوں کے لیے پوری طرح تیار کیا جا سکے۔ اور لگے بندھے روایتی سلسلے سے ہٹ کر مسلمان نوجوان ایسی تربیت پا سکیں کہ ثقافتی یلغار میں خود بھی آگے بڑھ سکیں اور دوسروں کی دست گیری بھی کر پائیں۔ جون ۱۹۹۰ء میں ''اسلامک سوسائٹی آف برٹین'' (ISB) کی تشکیل اور ان کی ابتدائی تربیت میں خرم صاحب کے سلسلہ ہائے درس، تربیتی پروگراموں اور

راہنمائی کا بڑا گراں قدر حصہ ہے۔

خرم مراد کی شخصیت کا ایک دلکش پہلو یہ تھا کہ جہاں انہوں نے ادارہ سازی، تنظیم سازی، تربیتی پروگراموں وغیرہ کے ضمن میں بہترین انتظامی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا وہاں ان کی فکری خدمات بھی لائق توجہ ہیں۔ خرم مراد نے کوئی نیا نظریہ پیش نہیں کیا، کوئی نئی آئیڈیالوجی متعارف نہیں کرائی، بلکہ انہوں نے اسی پیغام کو اور اسی دعوت کو جدید دور کے فکری مغالطوں میں نکھار کر پیش کرنے کی کوشش کی جو تخلیق آدم کے ساتھ ہی انسانوں کی ابدی نجات کے لیے ان تک پہنچا دیا گیا تھا اور جس کی تکمیل نبی آخرالزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن حکیم کے نزول کے ساتھ کردی گئی تھی۔ قرآن کو ہی خرم مراد نے اپنی فکر و نظر کا محور بنایا اور ان کے خیال میں یہی ایک کتاب پوری انسانیت کی راہنمائی کے لیے کافی ہے۔

خرم مراد کی قلمی زندگی کی تین جہتیں بہت نمایاں ہیں۔ پہلی وہ تحریریں ہیں جو انہوں نے تحریکی تقاضوں کے تحت مسلمانوں کی تربیت و تزکیہ کے مقصد کے تحت لکھیں۔ ان میں حالات حاضرہ پر، دعوت کے تقاضوں کی روشنی میں، ماہنامہ ''ترجمان القرآن'' (لاہور) میں ان کے اشارات بھی شامل ہیں، جن میں اکثر بڑے اہم مباحث پر مدلل گفتگو کی گئی ہے۔ دوسری وہ تحریریں ہیں جو انہوں نے فکر مودودیؒ کی تشریح، اشاعت، تجزیے اور ترجمے کے ضمن میں تیار کیں۔ اور تیسری وہ تحریریں ہیں جو انہوں نے مغرب میں مسلمانوں اور نومسلموں کی راہنمائی اور غیر مسلموں تک دعوت پہنچانے اور اسلام کے حوالے سے بعض مغالطوں، غلط فہمیوں اور تعصبات کے ازالے کے لیے سپرد قلم کیں۔ یہ تحریریں بیشتر انگریزی زبان میں ہیں۔ مذکورہ تیسری نوعیت کی تحریروں میں بھی ان کے قلم کی جولانی نے تین سمتوں میں اپنی بہار دکھائی ہے۔ پہلا سب سے اہم کام تو قرآن کے ابدی پیغام کو دنیا تک (خصوصاً مغرب میں) پہنچانے کی وقیع کوششیں ہیں۔ ان کی کتاب *Way to the Qur'an* (شاہراہ قرآن) کے انگلستان اور پاکستان سے متعدد ایڈیشن

شائع ہو چکے ہیں۔اس میں قرآن کے مقام سے لے کراس کی تلاوت، تفہیم، تعلیم اور تنقیح تک ہر پہلو پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔دو اور نہایت گراں قدر مضامین "Shariah: the way to God" اور "Shariah: the way to Justice" ہیں۔ان مضامین میں قرآن کے دیے ہوئے نظام زندگی کو نہایت دل نشیں اسلوب اور عام فہم زبان میں پیش کیا گیا ہے۔ایک کتاب قرآن کے پیغام پر مشتمل انتخاب ہے جس کا عنوان *A Quranic Treasure* ہے۔دوسری اہم ترین کتاب *Major themes in Qur'an* ہے۔یہ تحریر اصلاً یونیسکو کے ایک علمی پراجیکٹ کے ایک حصے کے طور پر لکھی گئی تھی جو قرآن کے مضامین اور اس کے اسلوب پر ایک گراں قدر تصنیف بن گئی ہے۔پروفیسر خورشید احمد کی اس کتاب کے بارے میں رائے ہے کہ ''یہ کتاب میری نگاہ میں مولانا مودودیؒ کے مقدمہ ''تفہیم القرآن'' کے بعد قرآن کے پیغام کو عالمی سطح پر پیش کرنے کی اس دور کی مفید ترین خدمت ہے۔یہ بھی عرض کر دوں کے کم وبیش اسی موضوع پر گزشتہ بیس سال میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور مشہور مستشرق کینتھ گریگ (Kenneth Gragg) نے کئی کتابیں لکھی ہیں اور مغرب کے علمی حلقوں میں ان کی بڑی دھوم ہے۔لیکن میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان تمام مباحث کی روشنی میں جو اس دور میں اٹھائے گئے ہیں خرم بھائی کی یہ کتاب برہان قاطع کی حیثیت رکھے گی اور اسے خرم کی فکری خدمات میں نمایاں ترین مقام حاصل رہے گا''۔(ماہنامہ آئین، بحوالہ بالا ص ۱۹۷-۱۹۸)۔ان کے علاوہ ان کے کتابچے "Key to Al-Baqarah"، "Gifts From Muhammad" اور "Who is Muhammad"? بھی اہم ہیں۔خرم مراد صاحب نے سیرت پاکؐ پر ایک ویڈیو بھی اپنی نگرانی میں تیار کرائی تھی جس کا اسکرپٹ انہی کا لکھا ہوا ہے اور انہی کی راہنمائی میں یہ کامیاب دعوتی کیسٹ تیار ہوا ہے۔جس سے ہزاروں انسان استفادہ کر رہے ہیں۔

خرم مراد صاحب کی نگرانی اور ادارتی نظم کے تحت اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر میں بچوں اور

نوجوانوں کے لیے دینی ادب کی تیاری کا کام شروع ہوا۔خرم صاحب نے خود اس سلسلے میں ایک درجن کے قریب کتب تیار کیں۔اس لٹریچر نے مغرب میں مسلمانوں کی نئی نسل کو ان کے دین کی بنیادی اقدار سے روشناس کرایا ہے اور ان کو دورِ رسالتؐ کی ایسی ایمان افروز جھلکیاں دکھائی ہیں جن کی بنا پر وہ اپنے دین اور اپنی تاریخ پر فخر کر سکتے ہیں۔

اپنے انگلستان کے قیام کے دوران انہوں نے مغرب میں اسلامی دعوت اور تحریک اسلامی کی حکمت عملی پر دو بڑی قیمتی دستاویزات: *Islamic Movement in the West: Reflections on Some Issues (1981)* اور *Dawah Among Non Muslims in the Wast: Some Conceptual and Methodological Aspects (1986)* تیار کیں، جن کا بڑا گہرا اثر وہاں کی اسلامی تحریکات اور ان کے طریق کار اور ترجیحات پر پڑا ہے۔ان تحریروں میں کوشش کی گئی ہے کہ ''اسلامی تحریک کو ایک ایسی ہمہ گیر تحریک کی حیثیت سے روشناس کرایا جا سکے جو فرد کے قلب ونظر اور اس کے اخلاق اور کردار کو بدلتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اجتماعی رواداری کی تشکیل نو کا کام بھی انجام دیتی ہے۔اس سلسلے میں اس پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ [غیر مسلم ممالک میں] مسلمان کمیونٹی کی اجتماعی زندگی کیسی ہو اور اس پر بھی کہ وہ جس قوم اور معاشرے میں کام کر رہی ہے اس کی اصلاح کیسے کرے'' (خورشید احمد، بحوالہ بالا)

خرم مراد کے ان افکار نے یورپ، امریکہ اور جنوبی افریقہ میں اسلامی تحریکوں اور تنظیموں کو اپنے حالات اور وقت۔کے تقاضے سمجھنے میں بڑی مدد دی ہے۔خرم مراد عالمی اسلامی تحریک کے صورت گروں میں شامل ہیں اور اس کا اعتراف وہاں کے اہل قلم نے بھی کیا ہے۔امریکی مصنف Lary Poston نے آکسفورڈ یونیورسٹی کی امریکہ سے شائع ہونے والی کتاب *Islamic Dawah in the West* میں ایک باب خرم صاحب کی فکری خدمات کے لیے مخصوص کیا ہے،

جس کا عنوان "Khurram Murad: Contextualization of the Islamic Movement for the Western Audience" ہے۔ اسی طرح عبداللہ طیب کی کتاب *Islamic Resurgence in South Africa* کے چھٹے باب میں خرم صاحب کی خدمات کا بھرپور اعتراف کیا گیا ہے۔

خرم مراد کو پروفیسر خورشید احمد کی رفاقت میں اہم کتب کے انگریزی تراجم کے ذریعے اسلامی افکار ونظریات کو انگریزی دان طبقے اور مغربی ممالک میں روشناس کرانے کی سعادت بھی حاصل ہے۔ ''اسلامی نظام حیات'' (*Islamic Way of Life*) کا نیا ایڈیشن ان دونوں کی مشترکہ ادارت میں شائع ہوا تھا۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم کی کتب ''خطبات''، ''شہادت حق'' اور ''تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں'' کا خوبصورت انگریزی میں ترجمہ خرم صاحب نے کیا، بلکہ آخری دو کتب پر ''بڑی قیمتی تعارفی اور توضیحی تحریروں کے ذریعے فکر مودودی کی محکم ترجمانی کی خدمت انجام دی اور مولانا مرحوم کے اسلوب فکر کی روشنی میں ان مباحث کو مزید آگے بڑھانے کا ذریعہ بنے، جن کا آغاز مولانا محترم نے کیا تھا''۔

خرم مراد مرحوم نے ملت اسلامیہ کے ایک بے لوث خادم اور تحریک اسلامی کے ایک مخلص کارکن کے طور پر اپنے جسم و جان کی تمام صلاحیتوں کو اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے استعمال کیا۔ ان کی تقریریں، ان کے دروس، ان کے خطوط، ان کی تحریریں، ان کی عملی زندگی کا نمونہ، ان کے کردار و عمل اور قول و فعل میں یکجائی اور اپنے نصب العین سے وفاداری، ان کی خدا خوفی اور ان کا قرآن سے شغف، اور کچھ کر گزرنے کی تڑپ، ایسے دیدہ ور کے لیے اگر چشم نرگس ہزاروں سال آنسو بہائے تو تعجب نہیں۔ آپ کی زندگی میں اقبالؒ کے اس شعر کی عملی تفسیر نظر آتی ہے:

نگاہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

اس مضمون کے اختتام کے لیے خرم صاحب کا ہی ایک جملہ مناسب رہے گا: ”بعض اوقات ایک انسان کا سوز دل ہزاروں انسانوں کے ہدایت کے راستے پر آنے کا سبب بن جاتا ہے۔“ اللہ تعالیٰ خرم مراد کی خدمات کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو عموماً اور ان افراد کو خصوصاً جنہوں نے ان کے کردار واعمال اور افکار ونظریات سے استفادہ کیا ہے، ان کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔